JQSS: *(Journal Of Quranic and Social Studies)*
ISSN: (e): 2790-5640 ISSN (p): 2790-5632
Volume: 3, Issue: 2, July-December 2023. P: 51-58
Open Access: http://jqss.org/index.php/JQSS/article/view/90
DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.10349348

Article History:	Received	Accept	Published
	11-11-2023	22-11-2023	11-12-2023

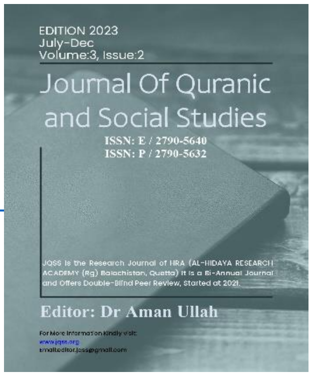

Copyright: © The Aothors *Licensing:* this work is licensed under a creative commons attribution 4.0 international license

مذہب کا شاعری و نثرِ اقبال میں اظہار

Religion as it appears in Iqbal's prose and poetry

1. **Dr. Muhammad Asghar Sial** muhammadasghar@iub.edu.pk	Assistant Professor, Department of Iqbal Studies, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan
2. **Dr. Muhammad Rafiq ul Islam** rafiqul.islam@iub.edu.pk	Chairman/Associate Professor, Department of Iqbal Studies & Philosophy The Islamia University of Bahawalpur. Pakistan

How to Cite Dr. Muhammad Asghar Sial andDr. Muhammad Rafiq ul Islam (2023). Religion as it appears in Iqbal's prose and poetry *(JQSS) Journal of Quranic and Social Studies*, 3(2), 51-58.

Abstract and indexing

Publisher
HRA (AL-HIDAYA RESEARCH ACADEMY) (Rg)
Balochistan Quetta

مذہب کا شاعری ونثر اقبال میں اظہار

Religion as it appears in Iqbal's prose and poetry

Journal of Quranic and Social Studies
51-58
© The Author (s) 2023
Volume:3, Issue:2, 2023
DOI:10.5281/zenodo.10349348
www.jqss.org
ISSN: E/ **2790-5640**
ISSN: P/ **2790-5632**

Dr. Muhammad Asghar Sial
Assistant Professor, Department of Iqbal Studies
The Islamia University of Bahawalpur. Pakistan

Dr. Muhammad Rafiq ul Islam
Chairman/Associate Professor, Department of Iqbal Studies & Philosophy
The Islamia University of Bahawalpur. Pakistan

Abstract

The center and axis of Allama Iqbal's thoughts is the religion of Islam. He has used his poetry as a medium for conveying specific purposes. His education started with religious education. The element of religion has been predominant in the expression of their emotions and feelings. He was not influenced by Western thoughts, he tried to spread Islamic thought in the world through his words. Religious influences on his poetry are prominent. The echoes of the Muslim renaissance can be clearly seen in his prose. In his sermons, he made the questions raised in the western minds the subject and wrote on these discussions in private letters. In this sense, his final sermon, "Possibilities of Religion," was the final sermon in which he presented religious concepts in a fresh and contemporary manner. In both prose and poetry, he has discussed his religious experiences and views. His philosophical and theological ideas are crucial for investigation. The Nation of Islam is one, he underscored. Also based on religion is their national identity concept. Allama Iqbal's beliefs on the Ummah's oneness are heavily influenced by Sir Syed, Jamaluddin Afghani.

Keywords: Allama Iqbal, Desire, Muslim Youth, Muslim Unity, Iqbal's Words, Iqbal's Wishes, Justice System of Government, Iqbal's Poetry and Prose.

Corresponding Author Email:
muhammadasghar@iub.edu.pk
rafiqul.islam@iub.edu.pk

تمہید

علامہ اقبال(۱۸۷۷ء-۱۹۳۸ء) شاعر، دانش ور اور فلسفی تھے۔ اُن کی ذات شعر و ادب میں ایک مستند حوالے کی حیثیت رکھتی ہے۔ انھوں نے اپنی شاعری کو مقاصدِ خاص کی ترسیل کا ذریعہ قرار دیا۔ انھوں نے اپنی شاعری اور نثر میں مذہب کا ذکر نمایاں طور پر کیا ہے۔ اُنھوں نے اپنی شاعری کو بھی انھیں مقاصد کی تکمیل کے لیے بہ طور ذریعہ استعمال کیا۔ اگرچہ اُن کی شاعری فنی لحاظ سے اردو ادب میں مقامِ خاص کی حامل ہے لیکن انھوں نے بجا طور پر اس کا ذکر کیا کہ شاعری صرف پیغام کی ترسیل کا ذریعہ ہے۔

> "مَیں نے کبھی اپنے آپ کو شاعر نہیں سمجھا۔۔۔۔۔ فنِ شاعری سے مُجھے کوئی دلچسپی نہیں رہی، ہاں! بعض مَقاصدِ خاص رکھتا ہوں جن کے بیان کے لیے حالات و روایات کی رُو سے مَیں نے نظم کا طریقہ اِختیار کر لیا ہے"(1)

> "تاریخ کے مطالعے سے عیاں ہوتا ہے کہ نئی فکر کے زیرِ اثر مذہبی عناصر کے بارے میں سوالات جنم لیتے ہیں اس صورتِ حال میں ہمیں تین شخصیات ایسی نظر آتی ہیں جنھوں نے تنقیدی فلسفے کو اپنے مخصوص اسلوب کے ذریعے عہدِ حاضر کے تقاضوں کا فکری مقابلہ کیا ہے۔ ان میں علامہ ڈاکٹر محمد اقبال، ڈاکٹر سید ظفر الحسن اور ڈاکٹر برہان احمد فاروقی کے نام شامل ہیں"۔(2)

قائدِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے علامہ اقبال کی مذہبی فہم و فراست کے بارے میں لکھا ہے:

> "مرحُوم (اقبال) دَورِ حاضر میں اسلام کے بہترین شارح تھے کیونکہ اِس زمانے میں اقبال سے بہتر اسلام کو کِسی نے نہیں سمجھا۔"(3)

عبد السلام خورشید کے مطابق:

> "مذہبی لگن علامہ اقبال کے خاندان کی گھٹی میں شامل تھی، صرف اُن کے والد اور والدہ ہی نہیں بلکہ آباؤ اجداد بھی طبعاً مذہب کی طرف مائل تھے"۔(4)

ڈاکٹر عروبہ صدیقی اپنے مقالے میں لکھتی ہیں:

> "علامہ محمد اقبال ذاتی و فکری، ہر دو حوالوں سے درویش منش اور صوفی تھے۔ عشقِ رسول ﷺ اور عشقِ قرآن اقبال کی روح کا وظیفہ تھا۔ ان کا گھریلو ماحول اور تربیت نے ان کو، مذہب اسلام کے ساتھ ایسا منسلک کر دیا تھا کہ ان کی تمام تر فکر مذہب کی وسیع و عریض دنیا سے اپنی غذا حاصل کرتی ہے"۔(5)

ڈاکٹر محمد اکرم چودھری اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں کہ علامہ ڈاکٹر محمد اقبال کا مذہب سے ایسا گہرا تعلق تھا کہ اُن کی افکار کا ماخذ قرآنِ مجید تھا۔ اُن کے الفاظ ملاحظہ کیجیے:

> "اسلامی تاریخ، مسلمانوں کے علمی ورثے، اسلامی تہذیب کے اصول و مبادی، مسلمانوں کی فکری تحریکوں، مغربی تہذیب کے socio-cultural dynamics اور مغرب کے فلسفے کے عمیق مطالعے نے حضرت علامہ (اقبال) کو قرآن کریم کی دہلیز پر لا کھڑا کیا"۔(6)

> "سفر یورپ اور وہاں کے فلاسفہ سے ملاقاتوں کے بعد علامہ اقبال نے اس وقت کے سب سے اہم موضوع "روح اور بدن" پر بھی جو آراء پیش کیں وہ مذہبی روایات کی آئینہ دار ہیں۔ اقبال کے مؤقف کے مطابق

اسلام ذاتِ انسانی کو بذاتِ خود ایک وحدت قرار دیتا ہے۔ ایسے میں مادہ اور روح کسی اتحاد ثنویت کے قائل نہیں۔ اسلام خدا اور کائنات، ریاست اور کلیسا اور روح اور مادہ ایک ہی مرکز کے زاویے ہیں"۔(7)

علامہ ڈاکٹر محمد اقبال مذہب کو قوم کی بنیاد قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

"قوم مذہب سے ہے، مذہب جو نہیں،

تم بھی نہیں جذبِ باہم جو نہیں، محفلِ انجم بھی نہیں"۔(8)

نظریۂ وطنیت تو خالص مذہبی تصورات سے عبارت ہے۔ انھوں نے اس کا عندیہ اس دور میں دیا جب ہندوستان کے باسیوں کو اس کے بارے میں زیادہ علم نہیں تھا۔ قوم، ملت کی بنیاد میں مذہب کی کیا حیثیت ہے؟ دینِ اسلام نے اس نقطۂ نگاہ کو کس انداز سے پیش کیا ہے۔ مغربی استعماری قوتوں نے نظریۂ وطنیت کی آڑ میں اپنے مفادات کو پیش کیا۔ یورپ میں لوگ سیاست کے چنگل میں ایسے پھنسے کہ انھیں مذہب ایک پرائیویٹ معاملہ معلوم ہونے لگا۔ اقبال نے ہی آگاہ کیا کہ اگر وطن کی بنیاد پر اقوام و ملل کی تشکیل کا سلسلہ جاری ہوا تو مذہب کی حیثیت ختم ہو جائے گی۔ اُن کے دو مصرعے ملاحظہ کیجیے:

"ان تازہ خداؤں میں بڑا سب سے وطن ہے

جو پیرہن اس کا ہے، وہ مذہب کا کفن ہے"۔(9)

یورپ کی مذہبی تعلیمات کا دقیق نظر مطالعہ کرنے کے بعد انھوں نے دیکھا کہ کلیسا کو بھی بے بس کر دیا گیا۔ وہاں مذہب اور سیاست میں تفاوت اس قدر طوالت اختیار کر گئی کہ وہاں کے مذہبی زعما مفلوج ہو کر رہ گئے۔ مذہبی پابندیوں سے آزادی کی ایک ہی روش اختیار کی گئی کہ سیاست کو یکسر چیز دیگر قرار دے دیا گیا۔ ان خیالات کو انھوں نے کچھ اس طرح پیش کیا:

"سیاست نے مذہب سے پیچھا چھڑایا

چلی کچھ نہ پیرِ کلیسا کی پیری"(10)

مغربی ممالک میں بیسویں صدی عیسوی میں جس نظریے نے سر اٹھایا وہ "نظریۂ قومیت" تھا۔ اس کا خطرناک پہلو اپنی قوم کے مفادات کے حصول کے لیے تمام انسانی اور آفاقی وسائل کو استعمال کیا جائے۔ صرف اپنے مادی غلبے کے لیے قتل، خون، فساد اور بربادی سب جائز ہے۔ ایسے میں انسانیت کی بقا کا واحد تصور مذہب میں دکھائی دیتا ہے۔ مسلمانوں کو علامہ اقبال نے خبردار کیا کہ اس سلسلے میں انھیں اقوام مغرب کی اندھی تقلید سے گریز کرنا چاہیے۔ ہندوستان کے مسلمانوں کو انھوں نے پیغام دیا کہ اتحاد قائم رکھیں ورنہ اُن کا وجود خطرے میں پڑ جائے گا۔ تشکیلِ ملت کے لیے انھوں نے لکھا ہے:

"دامنِ دیں ہاتھ سے چھُوٹا تو جمعیّت کہاں

اور جمعیّت ہوئی رُخصت تو مِلّت بھی گئی"۔(11)

ڈاکٹر عارف بٹالوی نے "اقبال اور قرآن" جون ۱۹۵۰ء میں مرتب کی۔ ۱۹۵۵ء میں اسی عنوان کے تحت پرویز نے کتاب تحریر کی جسے طلوعِ اسلام کراچی نے شائع کیا۔ سب سے بہتر تحقیقی کام ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں کا ہے۔ انھوں نے دسمبر ۱۹۷۷ء میں "اقبال اور قرآن" کے عنوان سے لکھا ہے۔ علامہ اقبال نے مذہب سے ہم آہنگی پر بہت زور دیا۔ انھوں نے مقاصد کی بلندی مذہب سے مشروط قرار دی۔ ایک مقام پر وہ رقم طراز ہیں:

"دِیں ہو تو مقاصد میں بھی پیدا ہو بلندی

فطرت ہے جوانوں کی زمیں گیر زمیں تاز

مذہب سے ہم آہنگیِ افراد ہے باقی

دیں زخمہ ہے، جمعیّتِ ملّت ہے اگر ساز"(12)

یورپ میں عام طور پر مذہب کو تصادم کی علامت کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ دنیا کے تمام مذاہب امن و آشتی کا درس دیتے ہیں۔ "ترانۂ ہندی" میں بھی انھوں نے رواداری کی بات کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"مذہب دشمنی وعناد کا درس نہیں دیتا: ع مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا"۔(13)

مسلم قوم کے اتحاد اور اسلام کی اصل بنیاد مساوات کے حوالے سے اپنی معروف نظم "خضرِ راہ" میں لکھتے ہیں:

"جو کرے گا امتیازِ رنگ وخُوں، مِٹ جائے گا

تُرکِ خرگاہی ہو یا اعرابیِ والا گُہر

نسل اگر مسلم کی مذہب پر مُقدّم ہو گئی

اُڑ گیا دُنیا سے تُو مانندِ خاکِ رہ گزر"۔(14)

علامہ اقبال نے مذہب کو اس قدر اہمیت دی ہے کہ انھوں نے اسے جان سے بھی عزیز قرار دیا ہے۔ قرض، نمبرداری، سیاسی انتظام و انصرام سب کا مقصد استحصال ہے۔ مزدور، کاشتکار اور عوام کا استحصال مذہب نہیں کرتا بلکہ ایسی طاقتیں کرتی ہیں جو اپنے مفاد پر انسانیت اور فطرت کو بھی داؤ پر لگا دیتی ہیں۔ اقبال کے الفاظ ملاحظہ کیجیے:

"جان جائے ہاتھ سے جائے نہ ست

ہے یہی اک بات ہر مذہب کا تَت

چٹّے بٹّے ایک ہی تھیلی کے ہیں

ساہُوکاری، بِسوہ داری، سلطنت"۔(15)

علامہ اقبال کے کلام میں مذہبی اثرات اس قدر گہرے ہیں کہ اس پر تحقیقی کام تاحال جاری ہے۔ ۱۹۹۵ء میں محمد منظور عالم نے کلامِ اقبال میں قرآنی آیات و احادیث پر تحقیقی کتاب شائع کی۔ انھوں نے قرآنی آیات، احادیث اور مذہبی اصطلاحات کو اپنی تحقیق میں پیش کیا۔ علامہ اقبال نے مغربی و مشرقی افکار کا دقیق نظری سے مطالعہ کیا۔ خلیق انجم نے حرفِ آغاز میں لکھا ہے کہ

"علامہ اقبال نے اسلام اور قرآنِ مجید کا دقیق مطالعہ کیا اس لیے اُن کا مغربی و مشرقی تقابل قابلِ قدر ہے"۔

(16)

علامہ اقبال روحانی تصورات اور حقائق کو خاص مقام دیتے تھے۔ انھوں نے محض عقل کی پیروی سے گریز کا درس دیا۔ صرف عقلی دلائل سے مذہب کو ثابت کرنا درست نہیں۔ روحانی و مذہبی علم کی برتری پر انھوں نے کئی مقامات پر ترجیحات پیش کی ہیں۔ محمد منظور عالم اپنی ایک کتاب میں ثابت کیا ہے کہ

"علامہ اقبال علمِ محض جو عقل سے جُڑا ہے کو ہدف کا نشانہ بناتے رہے"۔(17)

مذہب ہی ایک ایسا راستہ ہے جو امن، تسکین اور راحت کی طرف لے جاتا ہے۔ درویشانہ بے نیازی اسی صورت پیدا ہو سکتی ہے جب دنیا سے لاپروائی برتی جائے۔ دنیاوی لالچ کی بدولت استغنا پیدا نہیں ہو سکتا۔ فطرت کے مشاہدے میں بھی انھوں نے ایسے جاندار، نباتات اور کیفیات کو پیشِ نظر رکھا جن کا مطمحِ نظر عجز و بے نیازی تھا۔

"علامہ اقبال نے شاہین کو بطورِ علامت اس لیے لیا کہ وہ فقر کی مجسم تصویر ہے"۔(18)

علامہ ڈاکٹر محمد اقبال کے مطابق قوم، معیشت، اخلاقی اقدار اور سیاست کے مابین ہم آہنگی کے لیے روحانیت اور سائنس کے امتزاج کی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں انھوں نے اپنے معروف خطبات "اسلامی الہیات کی تشکیلِ جدید" میں بھرپور زور دیا ہے۔ ڈاکٹر برہان احمد فاروقی نے بھی اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ۔

" علامہ اقبال مذہب و فلسفہ اور شعر عالیہ کے مسئلہ کو علم کے تناظر میں ایک ہی مسئلہ قرار دیتے تھے۔
انفرادی اور اجتماعی زندگی کے اخلاقی، معاشی اور سیاسی تقاضے سائنس اور مذہب کے ہی تقاضے ہیں"(19)۔

علم کا مقصد حقیقت کا ادراک ہے اور عمل کے ذریعے حصولِ مقصد ممکن ہے۔ ایسے میں علم و عمل کی ضرورت سے انکار ممکن نہیں۔ علامہ اقبال نے اپنی مکمل شاعری میں عمل پر ضرور دیا ہے۔ "طلوعِ اسلام" میں انھوں نے واضح طور پر لکھا ہے:

"عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی، جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے"۔(20)

علامہ ڈاکٹر محمد اقبال مذہب اور علوم میں تطبیق کے قائل تھے۔ انھوں نے اپنے خطبات میں طبعیات، حیاتیات اور حیات بعد الممات نظریات کو مذہب کے تناظر میں پیش کیا ہے۔ اسلامی تصورات کے فلسفیانہ عناصر "اسرار و رموز" اور "ارمغانِ حجاز" میں بخوبی دیکھے جاسکتے ہیں۔ علامہ اقبال کے بارے میں علی احمد ادریسی اپنے ایک تحقیقی مضمون میں لکھتے ہیں کہ

" انھوں نے نوجوانانِ اسلام کی توجہ سائنس اور مذہب کی ہم آہنگی کی طرف مبذول کرانے کی کوشش کی ہے"(21)۔

ڈاکٹر محمد آصف نے واضح کیا ہے کہ،

" سرسید کے بجائے اقبال مغرب سے مرعوب نہیں ہوئے انھوں نے اسلام سے اپنی جڑت برقرار رکھی"۔(22)

علامہ اقبال اپنے بچوں کی تعلیم کے لیے بھی دینی و اخلاقی تربیت سے بخوبی آگاہ تھے۔ غلام السیدین کے نام ایک خط میں استانی کی اہلیت کے بارے میں لکھتے ہیں:

"کسی شریف گھر کی ہو۔ جو گردشِ زمانہ اس قسم کے کام کرنے پر مجبور ہو گئی ہو۔ دینی و اخلاقی تعلیم دے سکتی ہو یعنی قرآن اور اردو پڑھا سکتی ہو"۔(23)

حاصلِ مضمون یہ ہے کہ علامہ اقبال کی فکر کا مرکز و محور مذہب رہا ہے۔ انھوں نے بعض مقامات پر اس کی علاحدگی کو چنگیزی و جبر سے تعبیر کیا ہے۔ اُن کی شاعری اور نثر میں مذہبی عناصر کا وفور ہے۔ مغرب کی مادی ترقی سے وہ مرعوب نہیں ہوئے بلکہ اپنی مذہبی روایات اور نشاۃِ ثانیہ کے ہر سطح پر کوششیں کیں۔ اسلام کو مستقبل کے مسائل کے حل کا حامل دین قرار دیا۔ اُن کی شاعری، مکتوبات، خطبات اور مضامین میں جدید موضوعات کے حوالے سے مطالعہ کیا جائے تو دورِ حاضر کے تمام مسائل کا حل تلاش کیا جاسکتا ہے۔ اس دور میں جمال الدین افغانی، ابوالکلام آزاد، مولانا محمد علی اور علامہ اقبال مسلم اتحاد کے داعی کی حیثیت سے منظر عام پر آئے۔ گو انھوں نے جدید تعلیم کو ضروری تو قرار دیا لیکن ایسے نہیں جیسے سرسید احمد خان مرعوب رہے۔ اُن کی خواہش تھی کہ ایک اسلامی تعلیمی پالیسی مرتب کی جائے۔ اُن کا نظریہ یہی تھا کہ علم کی طبعی طاقت کو دینی کے ماتحت رکھا جائے تو بہتر ہو گا۔

حوالہ جات

1. محمد اقبال، علامہ ڈاکٹر، ۱۹۹۹ء، کلیاتِ اقبال اردو، لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، طبع اول، ۶
2. ڈاکٹر برہان احمد فاروقی، ۱۹۹۹ء، قرآن اور مسلمانوں کے زندہ مسائل، لاہور: علم و عرفان پبلشرز، ۱۱
3. محمد اقبال، علامہ ڈاکٹر، ۱۹۹۹ء، کلیاتِ اقبال اردو، ۹

4. عبد السلام خورشید، ۱۹۷۷ء سر گذشتِ اقبال، لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، ۴
5. عروبہ مسرور صدیقی، ۲۰۲۲ء، کلامِ اقبال میں مابعد الطبیعیاتی اور صوفیانہ عناصر، لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، ۲۸۲
6. ڈاکٹر محمد اکرم چودھری، جنوری ۲۰۱۳ء، فکرِ اقبال کا ماخذ۔۔۔۔۔۔ قرآنِ کریم، مشمولہ اقبالیات، لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، ۵۴، شمارہ ۱، ۵
7. محمد اقبال، خطباتِ اقبال، ۱۹۴۶ء، مرتبہ رضیہ فرحت بانو، دہلی: حالی پبلشنگ ہاؤس، ۲۷
8. محمد اقبال، علامہ ڈاکٹر، کلیاتِ اقبال اردو، ۲۲۹
9. محمد اقبال، علامہ ڈاکٹر، کلیاتِ اقبال اردو، ۱۸۷
10. محمد اقبال، علامہ ڈاکٹر، کلیاتِ اقبال اردو، ۴۴۴
11. محمد اقبال، علامہ ڈاکٹر، کلیاتِ اقبال اردو، ۲۷۷
12. محمد اقبال، علامہ ڈاکٹر، کلیاتِ اقبال اردو، ۲۷۵
13. محمد اقبال، علامہ ڈاکٹر، کلیاتِ اقبال اردو، ص ۱۱۰
14. محمد اقبال، علامہ ڈاکٹر، کلیاتِ اقبال اردو، ۲۹۵
15. محمد اقبال، علامہ ڈاکٹر، کلیاتِ اقبال اردو، ۳۲۲
16. خلیق انجم، حرف آغاز، ۱۹۹۵ء مشمولہ محمد منظور عالم، کلام اقبال میں قرآنی آیات واحادیث، نئ دلی: انجمن ترقی اردو، ہند، ۷
17. محمد منظور عالم، کلام اقبال میں قرآنی آیات واحادیث، ۱۶۲
18. محمد منظور عالم، کلام اقبال میں قرآنی آیات واحادیث، ۱۸۰
19. ڈاکٹر برہان احمد فاروقی، قرآن اور مسلمانوں کے زندہ مسائل، ۲۸۱
20. محمد اقبال، علامہ ڈاکٹر، کلیاتِ اقبال اردو، ۳۰۵
21. علی احمد ادریسی، یکم اکتوبر ۲۰۲۱ء، اقبال اور سائنس، مشمولہ اردو ریسرچ جرنل، نئ دہلی: بٹالہ ہاؤس جامعہ نگر، شمارہ نمبر ۲۸، ۲۱
22. ڈاکٹر محمد آصف، ۲۰۰۹ء، اسلامی اور مغربی تہذیب کی کشمکش، فکرِ اقبال کے تناظر میں، ملتان: شعبہ اردو، بہاء الدین زکریا یونیورسٹی، ۱۰۱
23. مکتوبِ اقبال بنام غلام السیدین مرقومہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۳۵ء

References in Roman

1. *Muhammad Iqbal, Allama Doctor, 1999, Kulliyat-e-Iqbal Urdu, Lahore: Iqbal Academy Pakistan, First Edition, 6*
2. *Doctor Burhan Ahmed Farooqi, 1999, Quran aur Musalmanon ke Zinda Masail, Lahore: Ilm-o-Irfan Publishers, 11*
3. *Muhammad Iqbal,Allama Doctor, 1999, Kulliyat-e-Iqbal Urdu, 9*
4. *Abdul Salam Khurshid, 1977, Sirguzisht-e-Iqbal, Lahore: Iqbal Academy Pakistan, 4*
5. *Arooba Masroor Siddiqi, 2022, Kalam-e-Iqbal Mein Ma'bad-al-Tabi'ati aur Sufiyana Unsar, Lahore: Iqbal Academy Pakistan, 282*

6. *Doctor Muhammad Akram Chaudhry, January 2013, Fikr-e-Iqbal ka Maakhaz... Quran-e-Kareem, Mashmoolah Iqbaliyat, Lahore: Iqbal Academy Pakistan, 54, Volume 1, 5*
7. *Muhammad Iqbal, Khutbat-e-Iqbal, 1946, Compiled by Razia Farhat Bano, Delhi: Hali Publishing House, 27*
8. *Muhammad Iqbal, Allama Doctor, Kulliyat-e-Iqbal Urdu, 229*
9. *Muhammad Iqbal, Allama Doctor, Kulliyat-e-Iqbal Urdu, 187*
10. *Muhammad Iqbal, Allama Doctor, Kulliyat-e-Iqbal Urdu, 444*
11. *Muhammad Iqbal, Allama Doctor, Kulliyat-e-Iqbal Urdu, 277*
12. *Muhammad Iqbal, Allama Doctor, Kulliyat-e-Iqbal Urdu, 275*
13. *Muhammad Iqbal, Allama Doctor, Kulliyat-e-Iqbal Urdu, Page 110*
14. *Muhammad Iqbal, Allama Doctor, Kulliyat-e-Iqbal Urdu, 295*
15. *Muhammad Iqbal, Allama Doctor, Kulliyat-e-Iqbal Urdu, 322*
16. *Khaliq Anjum, Harf Aghaz, 1995, Mashmoolah Muhammad Mansoor Alam, Kalam-e-Iqbal Mein Quraani Ayat o Ahadith, New Delhi: Anjuman Taraqqi Urdu, Hind, 7*
17. *Muhammad Mansoor Alam, Kalam-e-Iqbal Mein Quraani Ayat o Ahadith, 162*
18. *Muhammad Mansoor Alam, Kalam-e-Iqbal Mein Quraani Ayat o Ahadith, 180*
19. *Doctor Burhan Ahmed Farooqi, Quran aur Musalmanon ke Zinda Masail, 281*
20. *Muhammad Iqbal, Allama Doctor, Kulliyat-e-Iqbal Urdu, 305*
21. *Ali Ahmad Idrisi, October 1, 2021, Iqbal aur Science, Mashmoolah Urdu Research Journal, New Delhi: Batla House Jamia Nagar, Issue Number 28, 21*
22. *Doctor Muhammad Asif, 2009, Islami aur Maghribi Tehzeeb ki Kashmakash, Fikr-e-Iqbal ke Tanzur Mein, Multan: Shoba Urdu, Bahauddin Zakariya University, 101*
23. *Maktub-e-Iqbal, Banaam Ghulam al-Sayyidain, Marhooma October 8, 1935*